7638 ـ سود پر استعمال شدہ گاڑیوں کی خریداری میں معاونت کرنا

سوال

میں مسلمان شخص ہوں اور امریکہ میں استعمال شدہ گاڑیوں کا کاروبار کرتا ہوں، میری گزارش ہے کہ مجھے بتایا جائے کہ میرا کام حلال ہے یا حرام؟
میں ان اشخاص کو گاڑیاں فروخت کرتا ہوں جو نقد پوری قیمت ادا نہیں کرسکتے، اس لیے میں کم قیمت پر اور ہفتہ وار قسط اور بغیر کسی فائدہ کے انہیں گاڑیاں فروخت کرتا ہوں، لیکن اس میں عیب یہ ہے کہ بعض لوگ کچھ قسطیں ادا کرتے ہیں اور پھر ادائیگی منقطع کر دیتے ہیں، یا پھر گاڑی حادثہ کا شکار ہو جاتی ہے تو ادائیگی رك جاتی ہے، اور ایك دوسرا عیب یہ ہے کہ میں اپنے حقوق کے حصول کے لیے ایك لمبی مدت تك انتظار کرتا ہوں، یہاں امریکہ میں اکثر لوگ مالی کمپنیوں کے ساتھ لین دین کرتے ہیں تا کہ وہ انہیں گاڑیوں کی خریداری کے لیے قرضہ فراہم کریں، اس کا طریقہ کار مندرجہ ذیل ہے:
1 ـ گاہك اپنی پسند کی گاڑی خریدتا ہے.
2 ـ میں مالی کمپنی کی نیابت کرتے ہوئے فارم بھرنے میں اس کی مدد کرتا ہوں.
3 ـ کمپنی اور گاہك کی جانب سے وکیل بن کر فارم مالی کمپنی کو ارسال کرتا ہوں.
4 ـ جب کمپنی درخواست کو قبول کر لیتی ہے تو 75 ـ 90 % میرے حقوق مجھے ارسال کرتی ہے، اور قرض جاری کرنے کی نظیر میں گاہك سے قسطوں کی شکل میں وصول کرتی ہے.
سوال یہ ہے کہ: کیا مالی کمپنی کے لین دین کرنے میں لوگوں کا تعاون اور مدد کرنا حلال ہے یا حرام؟ اور کیا اللہ تعالی کے ہاں میں گنہگار ہوں، کہ میں نے گاڑی خریدنے کے لیے سودی قرض کے حصول میں ان کی مدد کی ہے، باوجود اس کے میں کمپنی یا گاہك سے گاڑی کی قیمت میں سے 75 ـ 90 % فیصد کے حصول کے علاوہ کچھ بھی حاصل نہیں کرتا ؟
میں اللہ تعالی کی رضا کے لیے اس معاملہ کا شرعی حکم معلوم کرنا چاہتا ہوں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شرعی طور پر یہ طریقہ حرام ہے کیونکہ یہ تو خالص سود ہے. فرمان باری تعالی ہے:

اور اللہ تعالی نے خرید وفروخت حلال کی ہے، اور سود کو حرام کیا ہے البقرۃ (275).

یہ طریقہ کئی ایك اسباب کی بنا پر حرام ہے:

اول:

جیسا کہ سوال میں ہے کہ مالی کمپنی ایك سودی کمپنی ہے جو سودی لین دین کرتی ہے.

دوم:

آپ نے جو طریقہ ذکر کیا ہے ـ کہ مالی کمپنی فروخت کنندہ کو قیمت ادا کرتی ہے، اور اس کی بنا پر گاہك سے قسطوں کی شکل میں زیادہ رقم وصول کرتی ہے ـ وہ فائدہ کے ساتھ قرض کے علاوہ کچھ نہیں، گویا کہ مالی کمپنی گاہك کو کچھ رقم قرض دیتی ہے (مثلا 10000 دس ہزار ڈالر) اور اس پر زیادہ کی شرط لگاتی ہے (10 % مثلا دس فیصد) تو گاہك مالی کمپنی کو قسطوں زیادہ ادا کرتا ہے (تو اس طرح دس ہزار گیارہ ہزار ڈال بن جائے گا) اور یہ واضح طور پر ربا الفضل یعنی زیادہ سود ہے، جو کہ جائز نہیں اور بعینہ سود ہے، اور یہی جاہلیت کا سود ہے جس سے اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تو تم خود ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے گا البقرة (278 ـ 279).

اور ایك دوسرے مقام پر اس طرح فرمایا:

اور تم اس دن سے ڈر جاؤ جس میں تم اللہ تعالی کی طرف لوٹائے جاؤ گے، پھر ہر جان کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے عمل کیا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا البقرة (281).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" خبردار جاہلیت کے سود میں سے ہر قسم کا سود ختم کر دیا گیا ہے، تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تو تم خود ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے گا "

ابو داود حدیث نمبر (2896) سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر (3064).

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی اپنی تفسیر میں کہتےہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ ادھار (قرض) میں زیادہ سود ہے، اگرچہ یہ چارہ کی ایك مٹھی پر ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کا کہنا ہے: یا ایك دانے پر ہی ہو.

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ قرض دینے والے نے جب بھی قرض پر زیادہ کی شرط لگائی تو وہ حرام ہو گا.

سوم:

اور یہ بھی ہے کہ: مالی کمپنی اپنے گاہکوں پر ادائیگی کی تاخیر میں بھی ایك اور زیادہ کی شرط لگاتی ہے، اور یہ بھی سود میں شامل ہے.

اسلامی فقہ اکیڈمی کی مجلس کے دوسرے اجلاس کے فیصلوں میں مندرجہ ذیل فیصلہ ہے:

قرض کی ادائیگی کا وقت آنے پر اگر مقروض ادائیگی سے عاجز ہو تو اس صورت میں تاخیر کے بدلے میں مقروض پر ہر قسم کا زیادہ یا فائدہ عائد کرنا، اور اسی طرح معاہدے کی ابتداء میں ہی قرض پر زیادہ یا فائدہ عائد کرنا یہ دونوں صورتیں سود ہیں اور شرعا حرام ہیں.

چہارم:

فائدہ کے ساتھ قرض کا حکم اور اس سے اللہ تعالی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید قسم کی نہی معلوم ہو جانے کے بعد ہمارے لیے یہ جاننا باقی ہے کہ: سود پر تعاون کرنا ـ اگر چہ معاون مستفید نہ بھی ہو ـ اور کسی بھی صورت میں لوگوں کے لیے سودی لین دین میں آسانی پیدا کرنا شرعی طور پر حرام ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور تم نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، اور برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو اور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو، بلا شبہ اللہ تعالی بہت سخت سزا والا ہے المائدۃ (2)

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی، سود کھانےوالے، اور سود کھلانے والے،

اور اسے لکھنے والے، اور اس کے دونوں گواہوں پر، اور حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے والے پر، اور صدقہ روکنے والے پر، اور گودنے اور گدوانے والی پر "

صحیح مسلم حدیث نمبر (50) جامع ترمذی حدیث نمبر (1038) ان کے علاوہ بھی کئی ایک نے روایت کیا ہے.

اور اسلامی فقہ اکیڈمی نے اپنے نویں (9) اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار پاس کی:

سب مسلمانوں پر سود لینے اور دینے اور سودی کاروبار اور اس میں کسی بھی صورت کے اندر تعاون و مدد کرنے سے رکنا اور منع ہونا ضروری اور واجب ہے جس سے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے، تا کہ ان پر اللہ تعالی کا عذاب نازل نہ ہو اور وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ نہ کریں.

اور یہ قرار بالاجماع پاس کی گئی.

لہذا اس بنا پر آپ کے لیے نہ تو ابتدا سے ہی شرکت کرنی جائز ہے اور نہ ہی مالی کمپنی اور گاہك کے مابین اس سودی لین دین کو مکمل کرنے میں، بلکہ آپ کو چاہیے کہ کوئی اور مباح اور حلال طریقہ تلاش کریں جو آپ کے حق کا ضامن ہو، اور جو کوئی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے عطا کرتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا, اور جو کوئی اللہ تعالی کے لیے کسی چیز کو ترك کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے بدلے میں اس بھی بہتر عطا فرماتا ہے.

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو ہر قسم کی بھلائی اور خیر کی توفیق سے نوازے.

واللہ اعلم .